34566 ـ نماز كے بعد دعا مانگنے كے ليے دعا بنانے كا حكم

سوال

كيا اللہ تعالى كے اسماء كسى معين ضرورت كے ليے استعمال كرنے بدعت ہيں ؟
كيا فرضى نماز كے بعد دعا مانگنے كے ليے خود دعا بنائى جا سكتى ہے، يا سورۃ البقرۃ كى آخرى آيت پڑھنا صحيح ہے ؟
مثلا: يا حفاظت كے ليے يا حافظ، اور امن و سلامتى كے ليے يا سلام اور اسى طرح آيت " للہ الاسماء الحسنى فادعوہ بھا .... پورى آيت پڑھنا.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال كے مناسب اللہ سبحانہ و تعالى كا نام لے كر دعا كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كہتے ہيں:

" دعاء كرنے والے كے ليے اللہ تعالى كے وہ اسماء حسنى جو اللہ تعالى نے خود ركھے يا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہيں ان ميں سے كوئى بھى نام كا وسيلہ بنا كر دعا كرنا جائز ہے، اور اگر ان ميں سے كوئى ايك نام مطلوب ضرورت كے مناسب اختيار كرے تو بہتر ہے مثلا: يا مغيث اغثنى يعنى اے مددگار ميرى مدد فرما، اور يا رحمن ارحمنى اے رحم كرنے والے مجھ پر رحم كر، رب اغفر لى وارحمنى انك انت التواب الرحيم اے ميرے رب مجھے بخش دے يقينا تو توبہ قبول كرنے والا اور رحم كرنے والا ہے " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (1 / 91).

نماز كے بعد دعا مانگنے كے ليے كوئى معين دعا بنانا بدعت ہے اور دين ميں نئى ايجاد ہے، اس كى تفصيل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (32443) اور (10491) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

پھر نماز ميں دعا مانگنا افضل ہے اور خاص كر سجدے ميں اور سلام پھيرنے سے قبل تشہد ميں، سلام كرنے كے بعد دعا كرنا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں.

رہا يہ مسئلہ كہ نماز كے بعد درج ذيل آيت:

وَلِلَّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

يا سورة البقرة كى آيت پڑھنا سنت سے ثابت نہيں اور نہ ہى اس كى كوئى دليل ملتى ہے، بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ہر رات سورة البقرة كى آخرى دو آيتيں پڑھنا ثابت ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے رات كو سورة البقرة كى آخرى دو آيتيں پڑھيں تو اس يہ كافى ہو جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر (4008) صحيح مسلم حديث نمبر (807).

كافى ہو جائيگى كا معنى يہ كيا گيا ہے كہ اسے قيام الليل سے كافى ہو جائيگى، يا شيطان يا ہر شر سے كفائت كر جائيگى.

شوكانى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ان سب سے كفائت كرنے كى مراد ہونے ميں كوئى مانع نہيں... اللہ كا فضل و كرم وسيع ہے " اھـ

اور حافظ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اوپر جو بيان ہوا ہے اس سب كى مراد لينا جائز ہے " اھـ

اور امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سب كى مراد كا احتمال ہو سكتا ہے " اھـ

واللہ اعلم .